

علی رضا، امام، سید، ابوالحسن، علی رضا بن موسیٰ کاظم، بن جعفر صادق بن محمد باقر بن علی بن حسین ہاشمی علوی مدنی، علم دین داری اور سیادت میں اپنا مقام رکھتے تھے، کہا جاتا ہے کہ انہوں نے جوانی میں امام مالک کے دور میں فتوے دینے شروع کر دیے تھے۔

فضائل سیدنا امام علی رضا

وابنہ علی بن موسیٰ الرضا : کبیر الشان ، لہ علم و بیان ، ووقع فی القوس ، صیبرہ المامون ولی عہدہ لجلالہ ، فتوفی سنۃ ثلاث و مئین .

وابنہ محمد الجواد : من سادۃ قومہ ، لم یبلغ رتبۃ آبائہ فی العلم والفقہ .

وکذلك ولده الملقب بالهادي : شريف جليل .

وکذلك ابنہ الحسن بن علی الغسکری . ورحمہم اللہ تعالیٰ .

فاما محمد بن الحسن هذا : فنقل أبو محمد بن خزم : أن الحسن مات

سیدنا امام موسیٰ کاظمؑ کے بیٹے سیدنا امام
علی رضاؑ بڑی شان والے تھے ان کا علم
بہت وسیع تھا وہ بہت فصیح البیان تھے
لوگوں کے دلوں میں انہوں نے اپنی
محبت کی شمع روشن کر رکھی تھی۔

سَيِّدُ الْعَالَمِ النَّبَلَاءِ

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الدهبي

المتوفى

٧٤٨ هـ - ١٣٧٤ م

الجزء الثالث عشر

حقق هذا الجزء
علي أبو زيد

أشرف على تحقيق الكتاب وخرج أحاديثه
شعيب الأرنؤوط



مؤسسة الرسالة

فضائل سیدنا امام علی رضا

- ۲۹۰ -

امام علی رضاؑ کا اپنے زمانے میں سب سے
زیادہ تذکرہ تھا اور سب سے زیادہ ان کی
قدرو منزلت تھی اسی وجہ سے خلیفہ مامون
نے ان کو اپنے مصاحبین میں جگہ دی اپنی
بیٹی ان کی زوجیت میں دے دی۔

عنیت یا ابت فلم یحتملها و كانت سببا لإمساكه نه وحمته معه إلى بغداد، وحیسه
فلم یخرج من حیسه إلا میتا مقیدا ودفن جانب بغداد الغربی، وظاهر هذه الحکایات
التنافی إلا أن یعمل علی تعدد الحیس وکانت أولاده حین وفاته سبعة وثلاثین ذکرا
وأنثى..

منهم (علی الرضا)

وهو أنبهم ذکرا وأجلهم قدرا. ومن ثم أحله المأمون محل مهجته وأنکحه
ابنته وأشركه فی مملکته وفوض إليه أمر خلافته، فانه کتب بیده کتابا سنة إحدى
ومائتین بأن علیا الرضا ولی عهده وأشهد علیه جمعا کثیرین. لکنه توفي قبله فأسف
علیه کثیرا. وأخیر قبل موته بأنه یأکل عبا ورمانا مہترنا وموت. وأن المأمون یرید
دفنه خلف الرشید فلم یستطع فکان ذلك کله کما أخیر به.

الصَّوَاعِقُ الْمُخْرِقَةُ

فِي الرَّدِّ عَلَى أَهْلِ الْبِدْعِ وَالزُّنْدَقَةِ

وإليه كتاب

تَطْهِيرُ الْحِجَّتَيْنِ وَاللِّسَانِ

عَنِ الْخَطُورِ وَالنُّفُوسِ بِطَلَبِ سَيِّدِنَا مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ

كَلَامُهُ تَأْلِيفُ

الْحَدِثِ أَحْمَدُ بْنُ حَجَرٍ الْحِمْيَرِيِّ الْمَكِّيِّ

٨٩٩ هـ. [١٤٩٤ م.] - ٩٧٤ هـ. [١٥٦٦ م.]

قد اعتن بطلعه طبعة جديدة بالأولست

مكتبة الحقلية



یطلب من مکتبة الحقلیة بشارع دار الشفقة بفتح ٥٧ استانبول-ترکیا

میلادی

٢٠١٣

هجری شمسی

١٣٩١

هجری قمری

١٤٣٤

من أراد أن یطبع هذه الرسالة وحدها أو یرجمها إلى لغة أخرى فله من الله الأجر الجزيل ومنا
الشکر الجمیل وکذلك جمع کتبا کل مسلم مأذون بطلعها بشرط جودة الورق والتصحيح

صفحه: 290

فضائل سيدنا امام علي رضا

تقات ابن حبان (علي بن عمر - علي بن موسى) ج - ۸

امام علی رضا بن موسیٰ سادات اہل بیتؑ میں سے ہیں۔ اہل بیت کے ذہین ترین لوگوں میں ان کا شمار ہوتا ہے، وہ ہاشمیوں میں ایک جلیل القدر اور شریف ہستی سمجھے جاتے ہیں، آپؑ کی وفات طوس میں ہوئی وفات کا سبب وہ مشروب تھا جو مامون نے آپؑ کو پینے کے لئے دیا تھا، مشروب پیتے ہی امام کا انتقال ہو گیا۔

مراحم، روى عنه وكيع بن الجراح .
(علي) بن بحير، يروى عن أبيه، روى عنه إبراهيم بن شبيب اللؤلؤى .
(علي) بن ثابت الجزري، مولى العباس بن محمد الهاشمي، كنيته أبو الحسن، يروى عن عبد الحميد بن جعفر، روى عنه علي بن حجر السعدي وأهل الجزيرة، ربما خطأ .

(علي) بن موسى الرضا و هو علي بن موسى بن جعفر بن محمد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب، أبو الحسن، من سادات أهل البيت وعقلائهم، وجملة الهاشميين ونبلائهم، يجب أن يعتبر حديثه إذا روى عنه غير أولاده وشيعته رأبي الصلت خاصة، فإن الاخبار التي رويت عنه وبين بواطيل إنما الذنب فيها لأبي الصلت ولأولاده وشيعته، لأنه في

نفسه كان أجل من أن يكذب، ومات علي بن موسى الرضا بطوس من شربة سقاء، لماها المأمون فوات من ساعته، وذلك في يوم السبت آخر [يوم - ٩] سنة ثلاث ومائتين وقبره بسناباذ خارج النوقان مشهور يزار بحسب قبر الرشيد، قد زرته مرارا كثيرة وما حلت بي شدة في وقت مقامي

السلسلة الجديدة من مطبوعات دائرة المعارف الشامية ١/١٦٤



كتاب الثقات

للإمام المحافظ محمد بن حبان بن أحمد أبي حاتم

التميمي البستي

(الموف سنة ٢٣٥٤ - ٢٩٦٥ م)

طبع

بإعانة وزارة المعارف للحكومة العلية الحمدية

تحت مراقبة

الدكتور محمد عبد الحميد حبان مدير دائرة المعارف الشامية

الطبعة الأولى

بمطبعة دار الكتب والوثائق القومية

١٣٩٣ هـ - ١٩٧٣ م

فضائل سیدنا امام علی رضا

الإتحاف بحب الأشراف

۳۱۲

الثامن من الأئمة علي رضا

كان عليه السلام كريماً، جليلاً، مهيباً، موقراً، وكان أبوه موسى الكاظم يحبه حباً شديداً، ووهب له ضيعة البسرية التي اشتراها بتلاتين ألف دينار^(۱).
ويقال: «إن علياً رضا أعتق ألف مملوك، وكان صاحب وضوء، وصلاة ليلة كله، يتوضأ، ويصلي، ويرقد، ثم يقوم فيتوضأ، ويصلي، ويرقد، وهكذا إلى الصباح. قال بعض جماعته: ما رأيته قط إلا ذكرت قوله تعالى: «كأنوا قليلاً بين الليل ما يهجعون»^(۲).

امام علی رضاؑ بڑے کریم اور جلیل القدر
تھے ان کا بڑا رعب تھا، وہ قابل احترام
تھے، بعض لوگوں نے کہا ہے کہ علی
بن موسیٰ کاظم بن جعفر الصادقؑ کی
اہلیت میں بہت شان تھی۔



الثامن من الأئمة علي رضا، ص 312

فضائل سیدنا امام علی رضا

الباب التاسع والثلاثون من السط الثاني من فرائد السمطين ١٨٧

الباب التاسع والثلاثون^(١)



في ذكر بعض مناقب الإمام الثامن مظهر خفيات الأسرار ومبرز عييات الأمور الكوامن ، منبع المكارم والميامن ومنبع الأعالي الحضارم والأيمان ، منبع الجناب ، رفيع القباب ، واسع الرحاب ، هموم السحاب^(٢) ، عزيز الألفاف ، عزيز الأكثاف ، أمير الأشراف ، قرّة عين آل ياسين ، وآل عبد مناف السيد الطاهر المعصوم ، والعارف بحقائق العلوم ، والواقف على غوامض السرّ المكتوم ، والمخبر بما هو آتٍ ، وعما غيّر ومضى ، الموضي عند الله سبحانه برضاه عنه في جميع الأحوال ، ولذا لقب بالرضا عليّ بن موسى صلوات الله على محمد وآله خصوصاً عليه ما سحّ سحاب وهما ، وطلع نبات ونما .



آٹھویں امام، رازہائے سر بستہ کو ظاہر کرنے والے، کائنات کی مخفی باتوں سے پردہ اٹھانے والے، مکارم اخلاق اور عطیات و برکات کا سرچشمہ، اعلیٰ کرداروں کے تتبع، عاجزی کا اظہار کرنے والے بلند قبہ والے، وسیع دسترخوان سجانے والے، جود و کرم کی بارش برسانے والے لطف و کرم کے خوگر، دور کے لوگوں پر بھی نوازشیں کرنے والے، اشراف کے امیر، آل یا سمین اور آل عبد مناف کی آنکھوں کی ٹھنڈک، سید، طاہر، معصوم، علوم کے حقائق سے باخبر، پوشیدہ امور سے واقف، آنے والے واقعات کی پیشگی خبر دینے والے، جو کچھ گزر گیا، اس سے باخبر کرنے والے، ہر قسم کے حالات میں اللہ سبحانہ کی رضا سے خوش اور مطمئن، اسی لیے ان کا لقب رضا ہے اور نام ہے علی بن موسیٰ۔

فضائل سیدنا امام علی رضا

الباب الثامن

فی ابی الحسن علی بن موسی الرضا
(علیه السلام)



قد تقدم القول في أمير المؤمنين علي وفي زين العابدين علي وجاء هذا علي الرضا ثالثهما، ومن أجمع النظر والفكرة وجده في الحقيقة وارثهما فيحكم كونه ثالث العلين، نما إيمانه وعلا شأنه وارتفع مكانه واتسع إمكانه وكثر أعوانه وظهر برهانه، حتى أحله الخليفة المأمون محل مهجته وأشرکه في مملكته وفوض إليه أمر خلافته وعقد عليه علي رؤوس الاشهاد عقدة نكاح ابنته، وكفنته مناقبه عليه وصفاته سنية ومكارمه حاتمية وشنته أخزمية وأخلاقه عربية ونفسه الشريفة هاشمية وارثته الكريمة نبوية . فمهما عد من مزاياه كان (عليه السلام) أعظم منه ومهما فصل من مناقبه كان أعلى رتبة منه .

جو بھی امام علی رضا کی شخصیت اور کردار پر گہری نظر ڈالے گا، اسے معلوم ہوگا کہ صحیح معنوں میں اپنے اجداد کے وارث یہی تھے، ان کی شان بہت بڑی تھی، وہ بڑے عالی مرتبت تھے، ان کے علم و عمل میں بڑی وسعت تھی، ان کے معین و مددگار بھی بہت تھے، ان کی عظمت کے دلائل واضح تھے، یہی وجہ ہے کہ خلیفہ مامون نے انھیں ولی عہد بنایا۔ ان میں موجود صفات بہت عمدہ تھیں، ان کے اخلاق بلند تھے، ان کے اندر خوبیاں بے شمار تھیں، وہ عربی اخلاق کے حامل تھے، ان کی ذات ہاشمی شرفاء کی تھی، ان کی اصل نبوی جو دو سخاوت تھی، جس قدر بھی ان کی خوبیوں کا تذکرہ کیا جائے وہ کم ہی ہوں گی، اسی طرح جس قدر بھی ان کے مناقب بیان کیے جائیں، ان کا مقام ان سے کہیں اعلیٰ تھا۔

فضائل سیدنا امام علی رضا

(فی ذکر ولده محمد الجواد)

— ۳۵۸ —

وہ پاکیزہ اور طہارت میں ممتاز حضرات ہیں ان کے دامن عیوب و نقائص سے پاک ہیں جہاں کہیں ان کا ذکر جمیل ہوتا ہے تو ان پر درودوں کی بارش ہوتی ہے۔ جب کسی کا نسب بیان کیا جائے اور اس کے پاس علوی نہ ہو تو پھر کبھی بھی اس کے پاس کوئی قابلِ فخر چیز نہیں ہے جس کا ذکر کیا جائے۔ اے دنیا کے انسانو! اللہ نے جب کسی مخلوق کو پیدا کیا تو اسے خوب مستحکم کیا، اللہ نے تمہیں صاف اور پاکیزہ بنایا اور تمہیں اس نے منتخب کیا ہے۔ آپ حضرات کا تعلق ملا اعلیٰ سے ہے اور آپ لوگوں کے پاس کتاب الہی کا علم ہے اور قرآن پاک کی بہت سی صورتوں میں آپ حضرات کا ذکر جمیل ہے۔

وہی یقول ابو نواس :
 قال لى أنت أوحى الناس فى كل كلام من المقال بديه
 لك فى جوهر الكلام فتون ينثر الدر فى يدى مجتنبه
 فعلى ما تركت مدح ابن موسى والحاصل الذى تجمعن فيه
 قلت لا اعتدى بمدح امام كان جبريل عادماً لايه

(ذکر اولادہ)

محمد الامام ابو جعفر الثانی و جعفر و ابو محمد الحسن و ابراہیم و ابنة واحدة .

فصل فی ذکر ولده محمد الجواد

هو محمد بن علی بن موسى بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسن بن علی بن
 ابی طالب عليه السلام ، وكنيته: أبو عبد الله ، وقيل أبو جعفر ، ولد سنة خمس وتسعين
 ومائة من الهجرة وتوفي سنة مائتين وعشرين وهو ابن خمس وعشرين سنة وكان

تذكرة الخواص

للمعاليمة بخط ابن الجوزي



امام جعفر بن محمد کا لقب صادق

۳۲۶

امام جعفر بن محمد بن علی
"صادق" کے اشہر ترین
لقب سے مشہور ہیں۔

مردمان سے ہم اس سے بیروں جا اور بیرون میں سے یہ حدیث اپنی بیعت بخت سے ہیں اور جو
کہتے ہیں حق و صداقت پر مبنی ہوتا ہے۔

حضرت امام جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب

آپ امام ششم ہیں۔ آپ کی کنیت ابو عبد اللہ اور بعض نزدیک ابو اسماعیل ہے
آپ "صادق" کے اشہر ترین لقب سے معروف ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام ام فروہ بنت قیس
بن محمد بن ابوبکر الصدیق ہے۔ ام فروہ کی اس حضرت اسامہ بنت عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق
ہیں۔ اسی باعث حضرت جعفر نے فرمایا کہ مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دو بار حرم دیا۔

شواہد النبوة

لنقویٰ یزیدین اہل الفیض

حضرت علامہ نور الدین عبد الرحمن جامی مدظلہ العالی

ترجمہ

بشیر حسین ناظم ایم اے

مقدمہ

علامہ پیرزان اقبال احمد فاروقی ایم

ناشر

مکتبہ نبویہ - گنج بخش روڈ - لاہور

صفحہ نمبر 326